

URDU –THE GUIDANCE FROM THE PROPHETIC SEERAH IN THE MATTERS RELATED TO DEALINGS

معاملات میں رسول اکرم ﷺ کی سیرت – URDU

Dr. Khan Hafiz Munir Ahmed

Chairman /Department of Comparative Religion and Islamic Culture

Basheer Ahmed Dars

Lecturer Mehran University, SZAB Khairpur Mir's

**ABSTRACT:**

The blessed life of our beloved messenger Muhammad ﷺ is declared as the best example for the believers in the glorious Quran. Accordingly, people from all walks of life, all professions and all backgrounds can find the most illustrious guidance from his seerah. Such an esteemed status and position cannot be claimed by any religious leader, politician, philosopher or any ruler of the state. Even the adherents of other faiths cannot present the lives of their prophets and messengers as a perfect example for all the members of society. In this article, we have briefly reflected on the aspects of seerah related to dealings (muamalat). All the noble guidance and pearls of wisdom on this topic from the seerah cannot be covered in a few pages. We have accordingly restrained ourselves to a few key aspects. Keeping these most valuable aspects from the life of best of the creations ﷺ at the top of our priorities is not only a prime need of the present age but also a source of success for the whole humanity.

**Keywords:** Seerah, dealings, Quran, prophetic traditions, sunnah

رسول اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ ایک ایسا بے کراں بحر ہے، جس میں لامحدود موتی و جواہرات موجود ہیں، جس کی تلاطم خیز موجیں امن و محبت کی سفینوں کو دنیا کے ساحلوں تک پہنچاتی رہیں گی۔ اس بے کراں بحر کا آب، آبِ حیات سے کم نہیں جو غواص سیراب ہوئے وہ تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ اس مضمون میں معاملات میں رسول اکرم ﷺ کی سیرت سے چند جھلکیاں پیش کی جائیں گی۔ لیکن اس کوشش کو "چڑیا کا سمندر سے چونچ لینے" کے برابر بھی نہ سمجھا جائے۔ سیرت کے اس پہلو پر چند مثالیں لکھنے سے پہلے سیرت کی لغوی اور اصطلاحی تعریف لکھنا مناسب ہوگا :

السيرة الخيرة:

"سیرت وہ طریقہ یا حالت ہے جس پر انسان ہوتا ہے جیسے عربی میں کہا جاتا ہے فلان له سيرة حسنة، فلاں اچھے حال میں ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(سنعیدھا سیرتھا الأولى)<sup>1</sup>۔ ہم اسے پہلی حالت میں لوٹائیں گے۔"

### السيرة اصطلاحاً:

"سیرت کا اصطلاحی معنی ہے زندگی کی تاریخ و قصہ اور اس پر لکھی کتابوں کو "کتب السیر کہاں جاتا ہے۔ جیسے عربی میں کہتے ہیں: قُرأت سیرة فلان یعنی فلاں کی زندگی کی تاریخ پڑھی اور سیرت نبویہ سے مراد رسول اکرم ﷺ کی زندگی کے واقعات، آپ کی خلقی و خلقی صفات، آپ کے غزوات اور سرایا کا مجموعہ ہے"

رسول اکرم ﷺ کی سیرت ایک کامل نمونہ ہے۔ یہ صرف ایک عقیدت بھرا جملہ نہیں یا صرف اسلامی عقیدے کا اظہار نہیں بلکہ تاریخ کا مسلمہ فیصلہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ رہتی دنیا کے تمام انسانوں کیلئے ایک مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے، رسول اکرم کی سیرت کا تعلق صرف آپ کی ذاتی زندگی کے معاملات سے نہیں ہے بلکہ زندگی کے تمام شعبہ جات میں ہماری مکمل رہبری و رہنمائی کرتی ہے، رسول اکرم ﷺ نے ہمیں صرف عبادات اور عقائد کی تعلیم نہیں دی بلکہ معاشرتی زندگی کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ دنیا میں بہت سارے انقلابی، لیڈران گذرے ہیں لیکن ان کی زندگیاں ایسی نہیں جو بنی بنی نوع انسان کی رہنمائی کر سکیں۔

بقول سید سلیمان ندوی

غرض دنیا کے اسٹیج پر ہزاروں قسم کی زندگیوں کے نمونے ہیں، جو بنی آدم کی عملی زندگی کے لیے سامنے ہیں؛ لیکن بتاؤ کہ ان مختلف اصنافِ انسانی میں سے کسی کی زندگی نوعِ انسانی کی سعادت، فلاح اور ہدایت کی ضامن اور کفیل اور اس کے لیے قابلِ تقلید نمونہ ہیں؟<sup>2</sup>

رسول اکرم ﷺ نے اپنے پیروکاروں میں ایسے لوگ تیار کئے تھے جن کو دنیا کا مثالی انسان کہا جاسکتا ہے۔ وہ سب گلدستہ سیرت کے نمایاں پھول ہیں

نعیم صدیقی رقم طراز ہیں:

"اس کے نقوش بے شمار افراد کی کتابِ حیات کے اوراق کی زینت ہیں، ابو بکر و عمر، عثمان و علی، عمار و یاسر، خالد و خویلد اور بلال و صہیب رضوان اللہ علیہم اجمعین، سب کے سب ایک ہی کتابِ سیرت کے اوراق ہیں۔"<sup>3</sup>

غیر بھی رسول اکرم ﷺ کی سیرت کے مدح خواں نظر آتے ہیں

ابر بروس سمٹھ اپنی کتاب "Mohammed & Mohammedanism" میں لکھتے ہیں کہ:

"Head of the state as well as the Church,  
He was Caesar and Pope in one;  
but, he was pope without the pope's pretensions,

and Caesar without the legions of Caesar,  
Without a standing army,  
without a bodyguard,  
without a palace,  
without a fixed revenue.

If ever any man had the right to say that he ruled by a right divine, it was Mohammad for he had all the power without instruments, and without its support.

He cared not for the dressing of power.

The simplicity of his private life was in keeping with his public life."<sup>4</sup>

رسول اکرم ریاست کے سربراہ ہونے کے ساتھ عبادت گاہ کے بھی سربراہ تھے۔

آپ ایک ہی وقت میں قیصر (ریاست کے سربراہ) اور پوپ (مزہبی پیشوا) بھی تھے۔

آپ پوپ (مزہبی پیشوا) تو تھے لیکن ان کی طرح بناوٹ سے سوا۔

آپ قیصر (رومی بادشاہ) کی طرح حکمران تو تھے پر ان (قیصر) کی طرح خونخوار لشکر اور محلات بنانے کے سوا، ذاتی محافظوں کے دستوں کے سوا، اپنا ذاتی نفع حاصل کرنے کے سوا، آپ ہتھیاروں کے سوا طاقتور شخصیت کے مالک تھے، آپ نے طاقت کی پوشاک زیب تن نہ کی، آپ کی ذاتی زندگی عوامی زندگی کا عکس تھی۔"

کے۔ ایس رام کرشنا، ہندوستانی فلسفے کے ماہر پروفیسر تھے اپنی کتاب "Muhammad, the Prophet of Islam"

میں رسول اکرم ﷺ کی سیرت کو ایک کامل نمونہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"The personality of Muhammad! it is most difficult to get into the whole truth of it.

Only a glimpse of it I can catch. What a dramatic succession of picturesque scenes.

There is Muhammad, the prophet. There is Muhammad, the warrior; Muhammad the businessman; Muhammad the statesman; Muhammad the orator; Muhammad the reformer;

Muhammad the refuge of orphans; Muhammad the protector of slaves;

Muhammad the emancipator of women; Muhammad the judge; Muhammad the saint. All in all these magnificent roles, in all these departments of human activities, he is alike a hero."

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا مکمل احاطہ کرنا ناممکن ہے۔ میں تو صرف اس کی ایک معمولی سی جھلک دیکھ پایا ہوں۔ (ان کی اعلیٰ زندگی) ایک کے بعد ایک قابل دید عمل سے بھری پڑی ہے۔"

یہ ہیں محمد (ﷺ)! محمد (ﷺ)! ایک پیغمبر، محمد! ﷺ ایک مجاہد، محمد (ﷺ) ایک تاجر

محمد (ﷺ) ایک سیاستدان، محمد (ﷺ) ایک فصیح خطیب، محمد (ﷺ) ایک مجدد،

محمد ﷺ یتیموں کے ماویٰ، محمد ﷺ غلاموں کی حفاظت کرنے والے

عورتوں کو ظلم سے نجات دلانے والے، ایک قاضی، ایک درویش!

انسانی زندگی کے تمام شعبہ جات میں اور ان تمام کرداروں میں وہ ایک عظیم ہیرو کی مانند ہیں"

رسول اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ زندگی کے تمام تر شعبہ جات کیلئے ایک مکمل نمونہ ہے لیکن ہم صرف معاملات کے حوالے سے چند مثالوں پر اکتفا کریں گے۔ لوگوں سے معاملات کرتے وقت آپ کی سیرت سے چند مثالیں مشت از خروارے کے طور پر تحریر کی جاتی ہیں:

لوگوں سے انتہائی محبت سے پیش آنا:

جہاں آپ تمام جہانوں کیلئے رحمت تھے وہاں آپ نے انفرادی سطح پر انسانیت کو خوب محبتوں سے نوازا ہے جس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں پر مشت از خروارے کے طور پر یہاں پر ایک مثال دی جاتی ہے،

"عن أنس: أن رجلاً من أهل البادية كان اسمه زاهراً يُهدي النبي - صَلَّى الله عليه وسلم - الهدية من البادية، فيجّهزه النبي - صَلَّى الله عليه وسلم - إذا أراد أن يخرج، فقال رسول الله: ((إنَّ زاهراً باديتنا ونحن حاضروه))، وكان رسول الله - صَلَّى الله عليه وسلم - يحبه وكان رجلاً دميماً، فأتاه رسول الله - صَلَّى الله عليه وسلم - وهو يبيع متاعه، فاحتضنه من خلفه ولا يبصره الرجل، فقال: أرسلني، من هذا؟ فالتفت فعرف النبي - صَلَّى الله عليه وسلم - فجعل لا يألو ما ألصق ظهره بصدر النبي - صَلَّى الله عليه وسلم - حين عرفه، وجعل رسول الله - صَلَّى الله عليه وسلم - يقول: ((من يشتري العبد؟))، فقال: يا رسول الله، إذن والله تحبني كاسداً، فقال رسول الله - صَلَّى الله عليه وسلم - : - (لكن عند الله لست بكاسدٍ - أو قال: - لكن عند الله أنت غالي) "5

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

ایک شخص دیہات سے تھے ان کا نام زاہر تھا وہ رسول اکرم کی خدمت میں گاؤں سے تحفے بھیجا کرتے تھے، اور رسول اکرم ان کو (شہر سے) ضرورت کی چیزیں دلایا کرتے تھے جب وہ جانے کا ارادہ کرتے تھے تو رسول اکرم فرمایا کرتے کہ "زاہر ہمارے دیہاتی ہیں اور ہم اس کے شہری ہیں" زاہر شکل و صورت کے خاص نہیں تھے اور رسول اکرم ان سے محبت کرتے تھے ایک دن وہ بازار میں خرید و فروخت کر رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو پیچھے سے دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا کہ وہ آپ کو دیکھ نہ پائے، زاہر کہنا لگا اے بندے مجھے چھوڑ دو، لیکن جب پیچھے مڑنے پر پتا چلا کہ رسول اکرم ﷺ ہیں تو پوری طاقت سے اپنی پشت رسول اکرم کے سینے سے لگا دی اور رسول اکرم فرمانے لگے "اس غلام کو مجھ سے کون خریدے گا؟ زاہر کہنے لگا بیچتے وقت تو مجھے آپ بہت کم قیمت پائیں گے۔ آپ نے فرمایا تم کم قیمت نہیں، اللہ کے نزدیک بہت قیمتی ہو۔

پر لطف انداز سے نیکی کی رغبت دینا:

رسول اکرم ﷺ اپنے صحابہ کرام کو انتہائی محبت اور پر لطف انداز سے نیکی کی ترغیب دلایا کرتے تھے، اس طرح کہ وہ اس نیکی کے کام کو دل سے قبول کر لیں اور آپ کی ترغیب کا انداز انتہائی پر لطف ہوتا تھا جیسا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے مسجد میں سونے پر فرمایا تھا:

نعم العبدُ عبدُ الله بن عمر لو كان يقوم من الليل))، قال سالم بن عبد الله بن عمر: فكان عبد الله بعد ذلك لا ينام من الليل إلا قليلاً<sup>6</sup>.

عبد اللہ بہت اچھے بندے ہیں اگر تہجد نماز کا اہتمام کر لیں، سالم بن عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں عبد اللہ بعد میں بہت تھوڑا سو یا کرتے تھے۔

صحابہ کی ہمت افزائی کرنا:

رسول اللہ ﷺ نیکی کے کاموں میں اپنے صحابہ کرام کی خوب ہمت افزائی فرمایا کرتے تاکہ ان کی علم اور عمل کی طرف رغبت میں اضافہ ہو آپ ﷺ نے موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ کی جب تلاوت سنی تو دوسرے دن فرمایا:

اگر آپ مجھے کل رات دیکھ لیتے میں آپ کی تلاوت کو خوب توجہ سے سن رہا تھا، آپ کو لجن داؤدی عطا کیا گیا ہے"

لو رأيَني وأنا أستمع لقراءتك البارحة، لقد أوتيتَ زمزماً من زمزمير آل دوداد<sup>7</sup>

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم حسان بن ثابت جب اسلام و رسول اکرم کے دفاع میں شاعری کرتے ہوئے مشرکین مکہ کو جواب دیتے تو رسول اللہ اکرم ان کو دعا دیتے ہوئے خوب ہمت افزائی فرماتے :

اهبهم وروح القدس معك.

جواب دیتے رہو جبریل تمہارے ساتھ ہے۔

غیر مسلمین کے ساتھ حسن سلوک:

رسول اللہ کے حسن اخلاق کی ہی وہ طاقت تھی جس نے آپ کے اعداء کے دل بھی نرم کر دیئے تھے اور کئی لوگ حسن اخلاق سے متاثر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہوئے، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے غیر مسلم کی عیادت بھی کی۔

"عیادت کرنا انسانی ہمدردی کا اظہار ہے، دین اسلام نے بیمار کی عیادت کی تاکید کی ہے تاکہ مریض سے ہمدردی کا اظہار کیا جاسکے رسول اکرم ﷺ کی سیرت مبارکہ سے یہ بالکل واضح ہے کہ آپ غیر مسلم کی بھی بیمار پر سی کرتے تھے

سید نانس فرماتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا رسول اکرم کی خدمت کیا کرتا تھا جب وہ بیمار ہو گیا تو رسول اکرم ان کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے آپ ﷺ ان کے سرہانے بیٹھ کر اسلام کی دعوت دی تو وہ لڑکا اپنے والد کی طرف دیکھنے لگا اور وہ اپنے بچے کو کہنے لگا ابوالقاسم کی بات مان لے اس یہودی لڑکے نے اسلام قبول کر لیا رسول اکرم جب وہاں سے نکلے تو فرما رہے تھے کہ

"تمام تعریف اس اللہ کیلئے جس نے اس بچے کا جہنم سے سے بچالیا"

کاروباری معاملات میں نبوی طریقہ کار:

معیشت کے استحکام کیلئے جہاں رسول اکرم ﷺ نے کاروبار کے بہت سنہری اصول بتائے ہیں وہاں رسول اکرم ﷺ نے اپنے پیروکاروں کو غیر مسلم لوگوں کے ساتھ کاروباری تعلقات استوار کرنے کی اجازت دی ہے، یقیناً اس سے بھی کسی ملک اور قوم کی معیشت زیادہ سے زیادہ مستحکم ہوگی جس کی دلیل تحقیق مضمون کا یہ پیرا ہے:

"ذریعہ معاش کا گذران زندگی سے جزو لاینفک کا تعلق ہے لہذا دین اسلام نے غیر مسلم کے ساتھ کاروباری روابط قائم کرنے کو بھی جائز قرار دیا شرعی حدود کی پابندی کے ساتھ ان کے یہ تمام معاملات جائز ہیں، غیر مسلم سے کاروباری نوعیت کے کام بھی لئے جاسکتے ہیں اور اسی طرح ان کے پاس کاروباری نوعیت کا کام کیا بھی جاسکتا ہے جس کے دلائل یہ ہیں:

(1) رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے دوران بنی دیل قبیلہ سے ایک شخص کو راستے کی رہنمائی کیلئے مزدوری پر رکھا جو آپ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو مدینہ کا راستہ دکھاتا رہا۔

أن عائشة - رضي الله عنها - زوج النبي ﷺ قالت واستأجر رسول الله ﷺ وأبو بكر رجلا من بني الدليل، هاديا خريتنا وهو علي دين كفار قريش، فدفعنا إليه راحلتيهما، وواعداه غار ثور بعد ثلاث ليال براحتيهما صبح ثلاث<sup>8</sup>.

"ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے لیث نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے عقیل نے کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بنو دیل کے ایک ماہر راہر سے مزدوری طے کر لی تھی۔ وہ شخص کفار قریش کے دین پر تھا۔ ان دونوں حضرات نے اپنی دونوں اونٹنیاں اس کے حوالے کر دی تھیں اور کہہ دیا تھا کہ تین راتوں کے بعد صبح سویرے ہی سواروں کے ساتھ غار ثور پر آجائے۔"

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ غیر مسلم سے اجرت پر کام لیا جاسکتا ہے۔

(2) رسول اکرم نے خیبر کی زمینیں یہودیوں کو اس شرط پر دی تھیں کہ جو بھی کاشتکاری ہوگی اس کا نصف ان کو دیا جائے گا یہ معاہدہ سیدنا ابو بکر کی خلافت کا مکمل عرصہ اور سیدنا عمر کے خلافت کے شروعاتی دور تک قائم رہا۔<sup>9</sup>

(3) اسی طرح رسول اکرم ﷺ نے اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی رکھ کر ادھار میں تیس صاع جو لئے تھے۔<sup>10</sup>

دعوت و تبلیغ کی راہ میں رکاوٹ بننے والے معاملات کا حل:

رسول اکرم ﷺ ہر خطا اور غلطی سے معصوم تھے، لیکن اس دعوت و تبلیغ کے میدان میں اگر آپ کو یہ محسوس ہوا کہ شیطان لوگوں کے دلوں میں آپ کیلئے وساوس پیدا کر دے گا تو رسول اکرم ﷺ نے اس قسم کے وساوس کو بھی ختم کیا تاکہ مدعوین آپ کیلئے کسی قسم کی شک و شبہ کا تصور بھی نہ کر سکیں۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ

كان النبي ﷺ معتكفا فأنثيته أزوره ليلا فحدثته ثم قمت لأنقلب فقام معي ليقبني وكان مسكنها في دار أسامة بن زيد فمر رجلا من الأنصار فلما رأيا النبي ﷺ أسرعا فقال النبي ﷺ علي رسلكما إنا صفة بنت حبي فقالا سبحان الله يا رسول الله قال إن الشيطان يجري من الإنسان مجرى الدم وإني خشيت أن يقذف في قلوبكما شرا أو قال شيئا<sup>11</sup>

صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ ایک دفعہ رسول اکرم سے ملنے مسجد میں آئیں آپ ﷺ مسجد میں اعتکاف کئے ہوتے تھے، آپ ﷺ سے باتیں کی اور پھر اٹھی تو آپ بھی میرے ساتھ کھڑے ہوئے۔ صفیہ کی رہائش گاہ محلہ اسامہ بن زید میں تھی وہاں سے دو انصاری گزے جب انہوں نے رسول اکرم کو دیکھا تو تیز چلنے لگے، رسول اکرم ﷺ نے ان کو فرمایا یہ صفیہ ہیں تو وہ کہنے لگے، سبحان اللہ اے اللہ کے رسول! (ہم آپ پر شک کریں گے)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ شیطان انسان میں ایسے گردش کرتا ہے جیسے خون گردش کرتا ہے مجھے یہ ڈر تھا کہیں تمہارے دلوں میں کوئی برا وسوسہ نہ ڈال دے۔

یہاں رسول اکرم ﷺ نے دونوں صحابہ کرام کو انتہائی اچھے انداز میں سمجھایا اور پیدا ہونے والی غلط فہمی کا پہلے ہی خاتمہ کر دیا

یہاں پر زندگی کے کچھ معاملات کی صرف چند مثالیں پیش کی گئیں ہیں جن سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے زندگی کے تمام معاملات کو انتہائی حکیمانہ انداز میں حل فرمایا، اور آپ ﷺ کی سیرت ہمارے لئے مشعل راہ ہے ہم زندگی کے تمام مسائل میں اسی پر حکمت طریقے سے رہنمائی لیتے ہوئے زندگی گذاریں گے تو یقیناً ہمارا دنیا و آخرت میں نجات کا ذریعہ ہوگا۔

خاتمۃ البحت:

یقیناً رسول ﷺ کی سیرت رہتی دنیا کیلئے ایک کامل نمونہ ہے، ہدایت و حکمت کو ایسا بہتا ہوا چشمہ ہے جس سے سیراب ہونے والے قافلے دنیا بھر میں امن، محبت کی خوشبو پھیلاتے رہیں گے، یہ ایسا منبع ہے جو کبھی خشک نہیں ہوگا، آپ ﷺ کی سیرت میں زندگی کے تمام شعبہ جات کی رہنمائی موجود ہے، جس میں امن و صلح کی کرنیں بھی ہیں تو حکمت و مصلحت کے پرسکون جلوے بھی ہیں، جس میں عفو و درگزر، ریاضت، عبادت، جود و سخا کا ایسا نور ہے جس نے اہل دنیا کو ہدایت سے منور کر دیا۔ آپ ﷺ کی سیرت ایک ایسا سراج منیر ہے جو قیامت تک اس دنیا کو روشن رکھے گا۔



## مراجع و حواشی

<sup>1</sup> القرآن 20:21

<sup>2</sup> خطبات مدراس، ص ۱۶، سید سلیمان ندوی، زکریا بک ڈپو دیوبند ۱۹۹۶ء۔

<sup>3</sup> نعیم صدیقی، محسن انسانیت، مرکزی مکتبہ اسلامی ۱۹۹۵ء۔

<sup>4</sup> Borsworth Smith , 1874, cited by Rahman, 1981, p. 183

<sup>5</sup> رواہ احمد (12669)، وقال شعیب الأرنؤوط: إسناده صحيح على شرط الشيخين

<sup>6</sup> البخاری 3738:1121، مسلم 2479.

<sup>7</sup> مسلم (1322) والبخاری (4660)

<sup>8</sup> صحیح بخاری، کتاب الاجارة، حدیث نمبر: 2264

<sup>9</sup> صحیح البخاری کتاب الحرث والمزارعة حدیث نمبر: 2328

<sup>10</sup> صحیح البخاری، کتاب الاستقراض حدیث نمبر 2386

<sup>11</sup> صحیح مسلم کتاب السلام باب بیان أنه يستحب لمن ربي خالها بامرأة وكانت زوجته أو محرما له أن يقول هذه فلانة ليدفع ظن السوء به حدیث نمبر 2175، صحیح البخاری-الاعتكاف (1930)، صحیح البخاری-الاعتكاف (1933)، صحیح البخاری-الاعتكاف (1934)، صحیح البخاری-فرض الخمس (2934)، صحیح البخاری-بدء الخلق (3107)، صحیح البخاری-الأدب (5865)، صحیح البخاری-الأحكام (6750)، سنن أبي داود-الصوم (2470)، سنن أبي داود-الأدب (4994)، سنن ابن ماجه-الصيام (1779)، مسند أحمد-باقي مسند الأنصار (337/6)